جلد ۵۲/۱۷ ۔ ۱۱ شہادت ۱۳۴۲ ہش ۔ ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ ۔ ۱۱ اپریل ۱۹۶۳ء ۔ نمبر ۸۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۰ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت چہرہ میں درد، ضعف کی شکایت اور حرارت کی وجہ سے ناساز رہی۔ شروع رات کچھ بے چینی رہی۔ اس کے بعد نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت کل جیسی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ دُعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے

ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے

"پہلی حرکت جو فضل کے ذریعہ سے رُوح میں پیدا ہوتی ہے وہ دُعا ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔

مبارک وہ قیدی جو دُعا کرتے تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں پر سُست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دُعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۱)

لٹریچر کے متعلق بعض ضروری ہدایات

امراء و صدر صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انہیں مرکز سے جو لٹریچر بھجوایا جاتا ہے۔ اسے باقاعدگی کے ساتھ جلد جماعتوں یا افراد کو بھجوا کر تفصیلی رپورٹ سے نظارت ہذا کو اطلاع دیا کریں۔ کیونکہ اسے بطور ذخیرہ رکھنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اس طرح نیا شائع ہونے والا لٹریچر پہلے لٹریچر کی تقسیم سے متعلق رپورٹ موصول ہونے پر بھجوایا جا سکے گا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست دُعا

— محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب —

محمد موسیٰ صاحب درویش قادیان کا ہرنیا اور انتڑیوں کا اپریشن امرتسر ہسپتال میں ہو چکا ہے۔ اپریشن کے بعد سے ان کی طبیعت اچھی ہے۔ کامل اور عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مرزا عزیز احمد برائے ناظر خدمت درویشاں)

ربوہ میں بلیک آؤٹ کی مشق

اہل ربوہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۳ اور ۱۴ اپریل کی درمیانی رات کو سات بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک پاکستانی فضائیہ اور محکمہ شہری دفاع مشترکہ طور پر بلیک آؤٹ کی مشق کریں گے۔ تمام شہریوں سے درخواست ہے کہ اس مشق کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل ہدایات کی سختی سے پابندی کریں۔

(۱) سات بجے شام تمام روشنیاں گل کر دی جائیں

(۲) کمروں کے اندر روشنی کی صورت میں دروازے کھڑکیاں اور روشندان بند ہوں تاکہ روشنی باہر نہ جا سکے۔

(۳) موٹر گاڑیوں کی ہیڈ لائٹس نہ جلائی جائیں۔

(۴) بلیک آؤٹ کے دوران گھروں سے باہر نہ نکلیں۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

مستقل عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ

— محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ —

مندرجہ ذیل احباب نے مستقل ماہوار عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ دیگر احباب اور جماعتوں کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ اس میں مستقل حصہ لے کر عند اللہ ثواب کے مستحق ہوں۔

(۱) مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب

(۲) مکرمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

(۳) مکرم چوہدری سلطان محمود انور صاحب مربی سلسلہ احمدیہ

(۴) مکرم سید عبد الرزاق شاہ صاحب

(۵) مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

(۶) مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب ڈوگر مربی سلسلہ احمدیہ

(سید داؤد احمد)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ اپریل ۶۳ء

اسلام اور مسلمانوں کے متعلق امریکہ اور دیگر غیر مسلم اقوام کے تصورات

ایک دینی ہفت روزہ میں شائع شدہ "مکتوب امریکہ" کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:۔

"پاکستان کے مقابلے میں امریکی پریس بھارت کا مداح اور ہمدرد ہے اس کا خیال ہے کہ ایسے عالم میں جبکہ پاکستان چین کی دوستی کے لئے قدم اٹھا رہا ہے بھارت اگر کشمیر کی بات چیت کو ناکام بنانے کی کوشش کر رہا ہے تو وہ حق بجانب ہے۔ موجودہ صورت میں کشمیر ہندوستان ہی کے پاس رہنا چاہیئے پھر اس پر اکتفا نہیں کی جاتی بلکہ پاکستان کو عیسائی دشمن، جاہل اور جنگجو وحشی قوم کے نام سے متعارف کرایا جاتا ہے۔ رمضان پردہ اور نماز پر تمسخر آمیز اور جارحانہ انداز میں مضامین شائع ہوتے ہیں۔ غرض ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کے اخبارات اور عمائدین حکومت و کانگریس ہمیشہ سے بھارت کو پاکستان پر ترجیح دیتے ہیں اور اسلام کے مقابلے میں یہودیت، ہندومت اور کمیونزم کے مداح ہیں کیونکہ پاکستان کے ساتھ ساتھ دیگر مسلم ممالک کے بارے میں بھی ان کے یہی خیالات ہیں ان کی نظر میں اگر دنیا میں کوئی مجرم اور ظالم ہے تو وہ عرب اور مسلم ممالک ہیں۔ اگر کوئی بھی گردن زدنی ہے تو وہ مسلم ممالک ہیں حد تو یہ ہے کہ ترکی بھی اسی زمرے میں شمار ہوتا ہے غصہ یہ ہے کہ ترکی یورپ کے علاقے پر کیوں قابض ہے اور اگر اس نے مغربی تہذیب و تمدن، زبان و قانون اور طور و طریقے پوری طرح اپنا لئے ہیں تو وہ عیسائی مذہب کیوں نہیں اختیار کر لیتا۔

امریکی عوام

یہ خیالات اگرچہ امریکہ کے اخبارات اور لیڈروں کے ہیں مگر امریکی عوام کا اس سے متاثر ہونا ضروری ہے عوام خواہ امریکہ کے ہوں یا پاکستان کے وہ عوام ہی ہوتے ہیں اور ان کی رائے اخبارات اور لیڈروں کی تقاریر سُن کر ہی بنتی ہے چنانچہ یہاں کے عوام بھی جو کچھ اخبارات میں پڑھتے لیڈروں سے سنتے اور ہالی وڈ کی فلموں میں دیکھتے ہیں اس پر یقین کرتے ہیں اور اگر کوئی ایسی بات ان کو بتائی جائے جو ان ذرائع کے خلاف ہو تو انہیں حیرت ہوتی ہے اور اپنے ذرائع و وسائل کی فراہم کردہ اطلاعات کو غلط تصور کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اور یہ ذرائع ہیں کہ پوری دیانتداری سے مسلم ممالک کے خلاف بدظنی پھیلانے میں مصروف رہتے ہیں۔"

(ایشیا ۹/۴/۶۳ صفحہ ۱)

اس اقتباس میں مسلمانوں اور اسلام کے متعلق امریکی لیڈروں اور عوام کے جو خیالات بیان کئے گئے ہیں وہ امریکہ سے خاص نہیں ہیں بلکہ تمام غیر مسلموں کے نزدیک مسلمانوں اور اسلام کے متعلق کم و بیش یہی خیالات ہیں۔

بے شک اس میں سیاسی پراپیگنڈہ اور اسلام اور مسلمانوں کے متعلق مذہبی لوگوں کی پھیلائی ہوئی افواہوں کا بھی بڑا دخل ہے۔ بلکہ حقیقت یہی ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے متعلق یہ خیالات زیادہ تر غیر مسلم مذہبی پیشواؤں اور پادریوں ہی کے پھیلائے ہوئے ہیں تاہم کچھ امر ایسا نہیں ہے جس کے متعلق مسلمانوں کے سنجیدہ اور بہی خواہ اسلام سربرآوردہ مفکرین کو سوچنا ضروری ہے۔

اسلام کا دعویٰ ہے کہ وہ ساری دنیا کے لئے رحمت ہے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافۃ الناس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہیں۔ پھر آپ کو اور قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین فرمایا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر اسلام تمام دنیا کے لئے ہے تو کیا مسلمان اہل علم حضرات کا فرض نہیں ہے کہ وہ اسلام کے متعلق جو غلط فہمیاں غیر مسلموں کے دلوں میں موجود ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

اس تعلق میں جو سب سے پہلا کام کرنے کا ہے وہ یہ ہے کہ وہ اسباب دریافت کئے جائیں جن کی وجہ سے غیر مسلم مذہبی پیشواؤں اور عیسائی پادریوں کو یہ موقع ملا ہے کہ وہ اسلام کے متعلق ایسے خیالات اپنی قوم میں پھیلائیں جن سے ان کی نظر میں اسلام نعوذ باللہ ایک وحشی اور متشدد دین ہے اور مسلمان اقوام عیسائی دشمن۔ جاہل اور جنگجو وحشی اقوام سمجھی جاتی ہیں۔

یہ کوئی نئی دریافت نہیں ہے بلکہ اسلام کے متعلق یورپ اور دیگر غیر مسلم ممالک میں یہ غلط فہمیاں یہ لوگ شروع ہی سے پھیلا رہے ہیں اور مستشرقین بھی جنہوں نے اسلام کے متعلق قلم اٹھایا ہے کسی نہ کسی پیرائے میں مسلمانوں اور اسلام پر مندرجہ بالا الزام لگاتے چلے آئے ہیں حتیٰ کہ ان لوگوں میں سے جو اسلام کی تعلیمات کو بہترین سمجھتے ہیں اور جنہوں نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہترین انسان تسلیم کیا ہے جب ان کا بس چلتا ہے وہ بھی اسلام اور مسلمانوں پر ایسے الزامات لگانے سے نہیں چوکتے۔

سوچنے کا دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ یہ سوچا جائے کہ کیا اسلام میں کوئی نقص ہے یا یہ تمام لوگ محض دشمنی کی وجہ سے سورج پر خاک اڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جہاں تک ہم نے سوچا ہے اسلامی تعلیمات اور اسوہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو کوئی نقص نہیں ہے اور اس بات میں بھی حقیقت ہے کہ دشمنی کی وجہ سے ایسا کہا جاتا ہے تاہم اگلا مرحلہ سوچنے کا یہ بھی ہے کہ کیا اس میں خود مسلمانوں کا بھی کوئی قصور ہے۔ ایک قصور تو واضح ہے کہ مسلمانوں نے ما فقہ اسلام کا صحیح چہرہ دکھانے کی کوشش نہیں کی۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر جو مسلمانوں کا قصور ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے اکثر اہل علم حضرات اسلام کی حقیقی تعلیمات کو ازمنہ وسطیٰ کی متشددانہ ذہنیت سے علیحدہ نہیں کر سکے اور اکثر نے اسلام کو بجائے ایک امن پسند صلح کار اور محبت کا پیغام کے ایک ایسے دین کے طور پر پیش کیا ہے جو تلوار کے بغیر نہ تو زندہ رہ سکتا۔ اور نہ طاقت کی حفاظت کے بغیر محفوظ ہو سکتا ہے۔ اسلام نے شروع میں جو تلوار خود حفاظتی اور دفاع کے لئے اٹھائی تھی اس کو اسلام کا ایک دائمی اور لازمی مسئلہ بنا لیا گیا ہے یہاں تک کہ آج کل کا متجدد اور خودساختہ مصلح جو دعوے کرتا ہے کہ وہ اسلام کی تجدید و احیاء کے لئے کھڑا ہوا ہے اسلام کو بطور ایک ایسی لادینی تحریک کے پیش کرتا ہے جو نہ تو تلوار کے بغیر غالب آ سکتی ہے اور نہ تلوار کے بغیر قائم رہ سکتی ہے۔

دراصل یہ لوگ اعلان کرتے ہیں کہ اسلام میں ذاتی خوبی کوئی نہیں جو انسان کے قلب و فکر کو متاثر کرتی ہے بلکہ نعوذ باللہ یہ ایک ایسا نظام ہے جو صرف ٹھونسا جا سکتا ہے۔ یہ کوئی استثنائی صورت نہیں ہے بلکہ اکثر مسلمان اقوام کی یہی ذہنیت بن گئی ہوئی ہے اور اسلامی ممالک میں جو سیاسی سطح پر خون خرابہ نظر آتا ہے وہ بھی فی الحقیقت اسی ذہنیت کا اظہار ہے۔ یہ نمونہ ہے جو علمی اور عملی سطح پر مسلمان اہل علم حضرات اور مسلمان آج دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ امریکہ اور دیگر غیر مسلم ممالک میں اسلام اور مسلمانوں کے متعلق جو خیالات پھیلائے گئے ہوئے ہیں یہ صورت حال یقیناً ان کو تقویت دے رہی ہے اس لئے اگر ہم چاہتے ہیں کہ امریکہ یورپ اور دیگر غیر مسلم ممالک کی سعید روحیں اسلامی تعلیمات کی خوبیوں سے آگاہ ہوں تو ضروری ہے کہ سب سے پہلے مسلمان اپنی اس غیر اسلامی ذہنیت کو تبدیل کریں ورنہ دوسروں کا گلہ شکوہ بے سود ہے۔

غیر مبائعین کے اختلافات کی حقیقی وجہ

اس امر کا اظہار کئی بار کیا گیا ہے کہ غیر مبائعین نے جو مسائل مثلاً نبوت مسیح موعود علیہ السلام۔ کفر و اسلام۔ جنازہ وغیرہ کو جماعت احمدیہ سے اختلافات کا سبب بنا رکھا ہے اور سالہا سال تک نہایت زور شور سے جن کو پیش کیا جاتا رہا ہے دراصل یہ مسائل اختلاف کی اصل وجہ نہیں تھے بلکہ ان کو محض جماعت کے خلاف پراپیگنڈہ کے طور پر بعد میں اپنایا گیا ہے تاکہ حقیقی وجہ اختلافات پر پردہ ڈالا جائے اور جماعت اور غیر احمدی مسلمانوں کو جماعت سے بدظن کیا جائے۔ اس کے ثبوت میں ہم ذیل میں جو ریزولیوشن انجمن اشاعت اسلام کے ارکان نے متفقہ طور پر ۲۲ مارچ ۱۹۱۴ء کو پاس کیا تھا پیغام صلح ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء کے پرچہ سے نقل کرتے ہیں (یاد رہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۴/۳/۱۴ کو خلیفہ ثانی منتخب ہوئے تھے)

"صاحبزادہ صاحب کے انتخاب کو اس حد تک ہم جائز سمجھتے ہیں کہ وہ غیر احمدیوں سے احمد کے نام پر بیعت لیں یعنی اپنے سلسلہ احمدیہ میں ان کو داخل کریں لیکن احمدیوں سے دوبارہ بیعت لینے کی ضرورت ہم نہیں سمجھے اس حیثیت میں انہیں امیر تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اس کے لئے بیعت کی ضرورت نہ ہوگی اور نہ ہی امیر اس بات کا مجاز ہوگا کہ جو حقوق و اختیارات صدر انجمن احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دئے ہیں اور اس کو اپنا جانشین قرار دیا ہے ان میں کسی قسم کی دست اندازی کرے۔"

("پیغام صلح" ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء صفحہ ۲ کالم ۱)

اس ریزولیوشن سے اختلافات کی ساری قلعی کھل جاتی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ انسان کو غرور نفس اور ذاتی مفادات کس طرح گمراہ کر دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ دین کو نقصان پہنچانے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ اگر ہمارے غیر مبائعین دوست ازسرنو اس ریزولیوشن کی روشنی میں اپنے گزشتہ کردار کے متعلق غور کریں تو ہمیں یقین ہے کہ وہ ضرور اس پر متاسف ہوں گے کہ انہوں نے چند فروعی مسائل کی آڑ لے کر کس طرح بظاہر بڑے لوگوں کے دھوکے میں آ کر جماعت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

درخواست دعا

میرے ناناجان مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب امیر جماعت احمدیہ اسماعیلہ ضلع گجرات تقریباً دو ماہ سے بیمار ہیں گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے مگر ابھی مکمل آرام نہیں آیا۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود اور دیگر احباب کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عطاء اللہ مبلغ کراچی)

جماعت احمدیہ کی امتیازی خصوصیات

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں دنیا کو زندہ اور قادر خدا دکھلایا ہے۔ اور زندہ خدا کی نشان دہی کرتے ہوئے اپنی قوت جاذبہ سے اپنے گرد ایک مقدس جماعت اکٹھی کی ہے جو اپنے ایمان و اخلاص میں صحابہ کرام کے رنگ میں رنگین نظر آتی ہے۔ میں نے اس جماعت کی فدائیت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کے متعلق بھی دیکھا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی ذات کے متعلق بھی مشاہدہ کیا ہے۔ اور پھر زمانہ دراز تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات کے متعلق بھی دیکھتا چلا آرہا ہوں۔ اس فدائیت میں خدا کی خدائی نظر آتی ہے۔ اس فدائیت کو دیکھ کر یقین ہو جاتا ہے کہ یہ جماعت واقعی زندہ خدا پر زندہ ایمان رکھتی ہے۔

اے ہمارے رب محسن! تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے ہم جیسے عاجزوں اور مسکینوں کو اپنا چہرہ دکھلا دیا۔ ہم تیرے حسن کو دیکھ کر زندہ ہیں۔ ہمیں کوئی بدترین خلائق بھی کہے تو ہمیں اس سے کوئی غم نہیں پہنچتا۔ مخالفین ہمیں جو مرضی ہے کہیں جیسا سلوک چاہیں کریں ہمارا کچھ نہیں بگڑے گا۔ جتنا وہ ہمیں ذلیل گردان کر اپنے سے دور پھینکیں گے۔ اتنا ہی ہم آپس میں محبت بڑھا کر اپنی جنت بسا لیں گے۔ جہاں ہمارا پیارا خدا ہمیں نظر آ رہا ہے گا۔ ہم ان کو وہی کہہ سنائینگے جو ہمارے پیارے مسیح مہدی و نبی اللہ نے کہا تھا ؎

بحمداللہ کہ خود قطع تعلق کرد ایں قومے
خدا از رحمت و احساں میسر کرد خلوت را

یعنی میں جو گوشہ نشین تھا اور گوشہ نشینی کو پسند کرتا تھا الحمد للہ کہ وہ گوشہ نشینی خدا نے رحمت و احسان سے مجھے پھر دے دی ہے کہ قوم نے خود مجھ سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ لیکن ہمارا کام صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ ہم مقصود جماعت بنکر زندگی بسر کریں۔ بلکہ ہمارا کام وہ کشتی لڑنا ہے جو اس زمانہ کے لئے مقدر کی گئی ہے۔ وہ کشتی ابلیس اور خدا تعالیٰ کے درمیان قائم ہوئی ہے۔ آج ابلیس دنیا پر پورے طور پر مسلط ہے۔ اس نے اپنے مظہر دنیا میں بہت سے پیدا کر چھوڑے ہیں۔ ابلیس کا سب سے پہلا مظہر قابیل حضرت آدم کا بڑا بیٹا تھا جس نے اپنے چھوٹے بھائی ہابیل کا خون اندرونی حسد کی وجہ سے زمین پر گرایا تھا۔ لیکن آج ابلیس نے عیسائی قوم کو جسے دنیوی قوت کا بےحد انتہا حاصل ہے اپنا مظہر بنایا ہے وہ سچائی کا خون بہانے میں لگی ہوئی ہے۔ یعنی اسلام کی سچائی کو طرح طرح کے طریقوں سے مٹانا چاہتی ہے۔ اس کشتی میں اسلام کی طرف سے سب سے پہلے لڑنے والا پہلوان ہمارا پیارا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھا۔ وہ خدا کی حمد و ثنا کرتا ہوا اسلام کی طرف سے تن تنہا نکلا۔ اس نے دلائل قاطعہ سے عیسائیت کا بطلان ثابت کیا۔ اور اسلام کی برتری کو روز روشن کی طرح چمکتے ہوئے دلائل سے واضح کیا اور آسمانی نشان دکھلا کر اسلام کو زندہ مذہب ثابت کیا اور تمام قوموں کو اسلام کے بالمقابل نشان دکھلانے کے لئے مقابلہ پر بار بار بلایا۔ لیکن ضلالت کے حامیوں نے دنیا کے لئے ہدایت کی راہ کو نہ کھلنے دیا اسلام کے خدا نے جو اسلام کو ایک بار پھر بلند و برتر دین دیکھنا چاہتا تھا۔ بہت سے نشانات حضور کے ذریعہ ظاہر کئے۔ ان روشن نشانوں کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ ان نشانوں کا یہ نتیجہ نکلا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بہت سے لوگ پختہ ایمان کے ساتھ جمع ہو گئے۔ اور خدمت دین اسلام کا کارخانہ قادیان میں جاری ہو گیا۔

خدا کے فرستادہ موعود نے مسیح کے مخالف لوگوں کو جو مختلف مذاہب کے نمائندہ تھے دلائل عقلیہ اور نشانات سماوی سے زیر کیا۔ اپنے ہاتھ پر جمع ہونے والی جماعت کو کامل اتباع سنت نبوی میں لگا دیا اور ان کے نفس امارہ کی جولانیوں کو کلی طور پر روک دیا۔ اور انہیں سچے واحد خدا کے حضور تضرع اور عاجزی سے قائم کرنے والی جماعت بنا دیا۔ پھر ان کے اندر جذبہ خدمت دین اسلام پیدا کر کے مالی قربانی کی ویسی ہی مثال قائم کر دی جس طرح صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جمع ہو کر قربانیاں دی تھیں۔

اس کارخانہ خدمت اسلام کے بالمقابل آج روئے زمین پر کوئی کارخانہ نہیں ہے۔ مخالفین بغض و حسد سے بھر گئے اور اس خادم دین اسلام جماعت کو ہی ملیامیٹ کرنے پر تل گئے۔ لیکن یہ لوگ اپنے ظالمانہ اقدام میں ہرگز کامیاب نہ ہو سکے۔ اس کی کچھ وجوہات ہیں۔

اول۔ یہ کہ جماعت احمدیہ ایک سچی خادم اسلام جماعت ہے جسے اسلام کے حامی خدا نے اسلام کی سربلندی ظاہر کرنے کے لئے قائم کیا ہے۔

دوم۔ یہ کہ جماعت منافقت سے پاک ہے اور حکومت وقت کی مطیع اور انتہائی طور پر وفادار جماعت ہے۔

سوم۔ یہ لغویات سے بچنے والی اور گناہ کبیرہ سے منزہ جماعت ہے۔

چہارم۔ اس کے افراد سچی بات کہنے پر دلیر ہیں۔ خواہ ایسی گواہی دینے میں ان پر موت ہی وارد ہوتی ہو۔ حلال اور طیب کمائی سے گذر اوقات کرنے والے ہیں۔ دغا و فریب یا رشوت وغیرہ کے ذریعہ مال کھانے سے کلی طور پر اجتناب کرنے والے ہیں۔ نفس امارہ کو زیر کرتے ہوئے غض بصر کرنے کے عادی ہیں۔ اس طرح گناہ میں پھنسنے سے بچ جاتے ہیں۔

پنجم۔ اپنی پاک کمائی سے خدمت اسلام کے لئے بشرح صدر مال خرچ کرنے والے ہیں۔ سینما اور دوسرے اخلاق کش تماشوں سے اجتناب کرتے ہوئے عبادات الٰہی کو بوجہ احسن انجام دینے والے ہیں۔ ہر طرح کی فضول خرچی سے بچتے ہوئے اپنے مال کو خدمت اسلام میں لگانے والے ہیں۔

ششم۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہر دم اپنی مدد کے لئے پورے یقین کے ساتھ پکارنے والے ہیں۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یقین ہے کہ یہ کشتی کامیابی کے ساتھ لڑی جائیگی۔ ابلیسی فوجیں مغلوب ہو جائیں گی۔ اور توحید خالص قائم ہو جائے گی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں بلند ہو جائے گا۔ اللہ جماعت سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہو جائیگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بعض اصحاب سے ملاقاتیں

از مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود ناسازئ طبع بہت سے احباب کو شرف ملاقات بخشا اور شرف مصافحہ سے نوازا۔ اور بعض پرانے مخلصین اور مخلص خاندانوں کے افراد سے حضور ضروری استفسار بھی فرماتے رہے۔

جب سید اعجاز علی صاحب زبیری شاہجہانپوری ملنے کے لئے آئے تو حضور نے ان سے مکرم حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کا ذکر فرمایا۔ نیز یوپی کے ایک حلیم خان صاحب شاہ آبادی کے متعلق بتایا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آم بھجوایا کرتے تھے۔

جب سیٹھ یوسف الہ دین صاحب پسر حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے ان کے تبلیغی کاموں پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ نیز فرمایا کہ ان کے والد صاحب مرحوم بھی ان کاموں پر خاص دلچسپی لیا کرتے تھے۔

جب مکرم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری تشریف لائے تو حضور نے فرمایا کہ جب آپ ہماری سندھ کی زمینوں پر منیجر ہوا کرتے تھے تو آپ کی کوشش اور دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسٹیٹ کی آمد میں بہت اضافہ کیا تھا۔

محمد سوکیہ صاحب اور احمد اللہ صاحب آف ماریشس جب ملنے کے لئے آئے تو ان سے سوکیہ فیملی کے دیگر احباب اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے متعلق ضروری کوائف دریافت فرمائے۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب پسر مکرم محترم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب مرحوم (سابق مہر سنگھ) جب حاضر خدمت ہوئے تو حضور نے اس امر پر اظہار خوشنودی فرمایا کہ آپ کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے وطن (حبشہ) میں تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ شوریٰ کے دنوں میں مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر نے حضور سے شوریٰ کی کارروائی کا ذکر کیا تو حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا اہل قادیان کی جلد واپسی کے لئے بھی دعا کی گئی ہے۔

احباب کرام حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

درخواست دعا

محترمہ نانی صاحبہ (والدہ ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب) معہ ماموں عبد الرؤف خان صاحب و اہلیہ ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب فریضہ حج کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز مکہ مکرمہ روانہ ہو رہے ہیں۔ عبد الرؤف خان صاحب اپنے والد محترم حضرت شیخ محمد عبد الرشید صاحب بٹالوی مرحوم کا حج بدل ادا فرمائیں گے۔ محترم ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب بھی سفر یورپ سے واپسی پر حج کا فریضہ ادا کریں گے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا سفر میں حامی و ناصر ہو اور حج بیت اللہ کی برکتوں سے نوازے۔ آمین

عبد الرب خان ۳۴ عبد الکریم روڈ لاہور

میاں محمد صادق صاحب کی کھلی چٹھی کا جواب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عدالتی بیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان کے عین مطابق ہے

جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری

(۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بیان کی حقیقت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے تحقیقاتی کمیشن کے سامنے بیان میں یہ امر ہرگز مذکور نہیں کہ مسیح موعود کا انکار کفر نہیں۔ یا مسیح موعود علیہ السلام کا ماننا مسلمانوں کے عقیدہ کا ضروری جزو نہیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سارے بیان کو پڑھیں اور صرف ایک ادھورے فقرہ کو اس کے سیاق سے الگ کرکے آپ کے بیان کے دوسرے حصوں کے خلاف کوئی مطلب اخذ کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اسی بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا جزوِ ایمان نہیں کے الفاظ اس مفہوم میں نہیں ہیں کہ مسیح موعود علیہ السلام کا ماننا ضروریاتِ دین میں سے نہیں کیونکہ آپکی ایک عبارت کی بنا پر عدالت نے سوال کیا تھا "کیا مرزا غلام احمد پر ایمان لانا جزوِ ایمان ہے؟" تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب یوں دیا تھا:۔

جی نہیں یہاں پر لفظ مومن صرف مرزا غلام احمد پر ایمان لانے کے مفہوم کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے نہ کہ اسلام کے بنیادی عقیدوں پر ایمان لانے کے مفہوم میں۔

(بیان مطبوعہ صلا)

اس بیان میں بنیادی عقیدوں سے مراد اوّل توحید کا اقرار اور دوم رسالتِ محمدیہ کا اقرار ہے جس کا ملخص کلمہ لا الٰہ الّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ میں بیان ہوا ہے۔ پس مسیح موعود علیہ السلام کا ماننا بلکہ کسی اور نبی کا بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننا اسلام کے ان دو بنیادی عقیدوں میں براہ راست داخل نہیں ہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی بیان میں دوسری جگہ نبی بھی قرار دیا ہے اور نبی کا انکار کفر بھی قرار دیا ہے اور آپ کا ماننا مسلمانوں کے عقیدہ کا ضروری جزو بھی بیان کیا ہے۔ چنانچہ آپ پر عدالت میں سوال ہوا۔

سوال:۔ کیا مسیح اور مہدی کو نبی کا رتبہ حاصل ہوگا؟

جواب:۔ از خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ:۔

"جی ہاں" (بیان صلا)

سوال:۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا؟

جواب:۔ از خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ:۔

"جی ہاں" (بیان صلا)

سوال:۔ "کیا مسیح یا مہدی کے ظہور پر اس پر ایمان لانا مسلمانوں کے عقیدہ کا ضروری جزو ہے؟"

جواب:۔ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔

"جی ہاں۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ یہ دعوے درست ہے تو اسے ماننا اس پر فرض ہو جاتا ہے۔"

(بیان صلا)

پس اس بیان میں مسیح موعود کا ماننا آپ کے نبی کے ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے عقیدہ کا ضروری جزو قرار دیا گیا ہے یعنی اسے ضروریاتِ دین میں سے قرار دیا گیا ہے۔ پس مسیح موعود کا ماننا جزوِ ایمان نہیں کے فقرہ سے آپ کی مراد صرف یہی ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کا ماننا توحیدِ الٰہی و رسالتِ محمدیہ کے دو بنیادی عقیدوں میں سے نہیں نہ یہ کہ ضروریاتِ دین میں سے ہی نہیں بلکہ بنیادی عقیدوں کے واسطہ سے ہی اسے مسلمانوں کے عقیدہ کا ضروری فرد قرار دیا گیا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ مسیح موعود کا ماننا بنیادی عقیدوں کے واسطہ سے جزوِ ایمان ہے نہ کہ براہ راست۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان مندرجہ حقیقۃ الوحی ص۱۷۹ کے مطابق کفر کی دو قسمیں ہی تسلیم فرمائی ہیں۔ چنانچہ جب آپ پر تحقیقاتی عدالت میں سوال ہوا کہ:۔

سوال:۔ "کیا ایک سچے نبی کا انکار کفر نہیں"

تو آپ نے جواب دیا کہ

"ہاں کفر ہے لیکن کفر دو قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جس سے کوئی شخص ملت سے خارج ہو جاتا ہے۔ دوسرا وہ جس سے ملت سے خارج نہیں ہوتا کلمہ طیبہ کا انکار پہلی قسم کا کفر ہے۔ دوسری قسم کا کفر اس سے کم درجہ کی بدعقیدگی سے پیدا ہوتا ہے۔"

پس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان میں مسیح موعود کا ماننا بنیادی عقیدوں کے لحاظ سے جزوِ ایمان نہ قرار دینے کا مطلب آپ اس بیان کی روشنی میں صرف یہی ہے کہ مسیح موعود کا انکار کلمہ طیبہ کے انکار کی طرح نہیں جو اسلام کے دو بنیادی عقیدوں توحید الٰہی اور رسالتِ محمدیہ کے اقرار پر مشتمل ہے نہ یہ کہ مسیح موعود کا ماننا اسلام میں ضروری ہی نہیں۔

پس ہم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر مندرجہ حقیقۃ الوحی کے مطابق اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کو کلمہ طیبہ یعنی توحید الٰہی اور رسالتِ محمدیہ کے انکار کی طرح کفر قسم اوّل نہیں سمجھتے جس سے ایک شخص کا ملت سے خارج ہونا لازم آتا ہے بلکہ کفر قسم دوم ہی سمجھتے ہیں۔ پس ہم کسی کلمہ گو کو خارج از ملت نہیں سمجھتے جب تک وہ آپ اسلام کا انکار نہ کر دے۔ پس حضرت مسیح موعود کی تحریر مندرجہ تریاق القلوب میں شارع نبی کے انکار کا نتیجہ جو کفر بیان ہوا ہے۔ اس کفر سے مراد کفر قسم اوّل ہی ہے نہ کفر قسم دوم۔ کفر چونکہ شریعت کا ایک مسئلہ ہے اس لئے کفر کا حکم بھی در اصل شارع نبی ہی لگا سکتا ہے۔ غیر تشریعی نبی شریعت کا کوئی جدید حکم نہیں لا سکتا۔ اس لئے اس کا انکار شارع نبی کے انکار کی طرح کفر قسم اوّل قرار نہیں دیا جا سکتا تشریعی نبی اور غیر تشریعی نبی کے انکار کے نتیجہ میں بظاہر ضرور فرق ہونا چاہیئے۔

سوال کا جواب

محترمی! آپ نے اس جگہ مجھ سے سوال کیا ہے

"انبیاءِ سابق میں آپ کے نزدیک اگر کوئی نبی ایسا گزرا ہے جس کے نہ ماننے سے کوئی شخص کافر نہ قرار دیا جا سکے اور جن کا ماننا جزوِ ایمان نہ ہو تو از راہ کرم اس کی مثال دے کر ممنون فرما دیں۔"

اس کے متعلق عرض ہے کہ انبیائے سابقین میں سے ایسے نبی کی مثال جس کا انکار کفر نہ ہو آپ مجھ سے کیوں طلب کرتے ہیں؟ آپ کو ایسی مثال مولوی عبدالرحمٰن صاحب مصری سے دریافت کرنی چاہیئے تھی جو غیر تشریعی انبیاء کو محض ولی قرار دیتے ہیں۔ میں تو غیر تشریعی انبیاء کو محض ولی نہیں سمجھتا بلکہ انہیں نبی بھی یقین کرتا ہوں۔ میرے نزدیک تو غیر تشریعی نبی کا انکار اس کو مفتری قرار دینے کے مستلزم ہونے کی وجہ سے کفر قسم دوم ہے۔ اور انبیائے سابقین میں سے صرف شارع انبیاء کا انکار کفر قسم اوّل ہے جس سے انسان ملت سے خارج ہو جاتا ہے۔

پس میں آپ کو کسی ایسے نبی کی مثال کیسے دے سکتا ہوں جس کا انکار کفر نہیں۔ از روئے قرآن مجید تو لا نفرق بین احد من رسلہ کے ماتحت تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ہاں آپ انکار کے نتیجہ سے نبوت کے مرتبہ کی تعیین کریں۔ تو غیر تشریعی نبی کا انکار کفر قسم اوّل نہیں ہوگا۔ ظلی نبوت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چشمۂ معرفت میں نبوت کی ایک قسم ہی قرار دیا ہے (چشمۂ معرفت ص۳۲۴) اور اسی نبوت کی وجہ سے آپ نے امتِ محمدیہ میں سے تیرہ سو سال کے بعد نبی کے نام سے صرف اپنے آپ کو ہی مخصوص فرد قرار دیا ہے اور دوسرے تمام اولیائے امت کو اس نام کا مستحق قرار نہیں دیا۔ دیکھئے حقیقۃ الوحی ص۳۹۱۔ اسی کتاب کے ص۱۷۹ پر کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو ایک ہی قسم کا انسان قرار دیا ہے اور آگے چل کر مسیح موعود کے انکار کو کفر قسم دوم قرار دیا ہے جیسا کہ قبل ازیں بیان ہوا۔

امر سوم

محترمی! آپ نے تیسرے امر کی ذیل میں انگریزوں کے مستقل بادشاہ کے بالمقابل وائسرائے کو اس بادشاہ کا ایسا خلیفہ قرار دیتے ہوئے جو خود بادشاہ نہ ہو لکھا ہے کہ:۔

"اس ملک میں کسی وقت خودمختار بادشاہ ہوتے تھے جو ایک دوسرے کے ماتحت نہ تھے پھر ایک وقت ایسا آیا کہ اس تمام ملک پر تاجِ برطانیہ کا مقرر کردہ ایک وائسرائے (خلیفہ) حکومت کرتا رہا حالانکہ وہ بادشاہ نہ تھا بلکہ ایک بڑے بادشاہ کا نمائندہ تھا میرے نزدیک یہی مثال حضرت مسیح موعود کی ہے آپ اس کے خلاف کیا دلائل رکھتے ہیں؟"

الجواب:۔ آپ کے اس سوال کے جواب میں واضح ہو کہ جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب مصری نے بھی یہی مثال دی ہے مگر یہ مثال آپ صاحبان کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں پورے طور پر دو وجہوں سے منطبق نہیں ہو سکتی۔ صرف اس کا جزوی انطباق ہی ہو سکتا ہے۔

وجہ اوّل یہ ہے کہ وائسرائے کی مثال ایسی حالت میں صادق آتی ہے جبکہ ایک مستقل بادشاہ زندہ موجود ہو اور وہ اپنی زندگی میں ایک شخص کو صرف ایک خاص علاقہ میں نہ کہ اپنی تمام سلطنت میں جو اس بادشاہ کے ماتحت ہے اپنی طرف سے حکومت کرنے کے لئے وائسرائے (نائب السلطنت) مقرر کرے یہ حالت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معاملہ میں صادق نہیں آتی۔ کیونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حینِ حیات میں آپ کی طرف سے محض کسی خاص خطۂ زمین کے لئے نائب مقرر نہیں کئے گئے بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تمام دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں اور ساری دنیا کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جانشین اور قائمقام ہیں۔ پس وائسرائے کی حالت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو من کل الوجوہ قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

وجہ دوم یہ ہے کہ وائسرائے مستقل بادشاہ کی طرف بادشاہ کا خطاب نہیں رکھتا تھا۔ جیسا کہ خود آپ کو مسلم ہے کہ وہ بادشاہ نہیں ہوتا تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالےٰ کی طرف سے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نبی اللہ کے خطاب کے حامل ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت کا وائسرائے کی نیابت پر من کل الوجوہ قیاس اس دوسری وجہ سے بھی قیاس مع الفارق ہے۔

محترمی! آپ نے اپنی چٹھی کے آخر میں مجھے بلاوجہ تکفیر اہل قبلہ کے مرض میں مبتلا قرار دیا ہے اور میرے لئے دعا فرمائی ہے کہ خدا مجھے اس مرض سے نجات دے۔ میں دعا کے لئے تو آپ کے جذبہ کا شکرگزار ہوں۔ مگر اس کے ساتھ ہی میں آپ پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آپ اس غلط فہمی میں مبتلا نہ رہیں کہ میں اہل قبلہ کا مکفر ہوں۔ میں ہرگز کبھی اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتا۔ جب تک وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکفیر و تکذیب کا قولاً یا فعلاً مرتکب نہ ہو۔ ایسے مکفر و مکذب کی تکفیر تو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں :-

"جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ مجھے مفتری قرار دیکر مجھے کافر ٹھہراتا ہے اس لئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۱۶۳)

نیز فرماتے ہیں :-

"کافر کو مومن قرار دینے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو شخص درحقیقت کافر ہے وہ اس کے کفر کی نفی کرتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ جس قدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لاتے وہ سب کے سب ایسے ہیں کہ ان تمام لوگوں کو وہ مومن جانتے ہیں جنہوں نے مجھکو کافر ٹھہرایا ہے پس میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا۔ لیکن جن میں خود انہیں کے ہاتھ سے ان کی وجہ کفر پیدا ہو گئی ہے۔ ان کو کیونکر مومن کہہ سکتا ہوں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۵ حاشیہ)

محترمی! میرا مذہب بھی صاف یہی ہے جو ان عبارتوں میں بیان ہوا ہے۔ پس میں بھی اہل قبلہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے مطابق اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا لیکن جن میں خود انہیں کے ہاتھ سے ان کی وجہ کفر پیدا ہو گئی ہو۔ ان کو کیونکر مومن کہہ سکتا ہوں؟ آپ کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فتوے کے خلاف زبان طعن دراز کرنے کی جرأت نہیں ہونی چاہیے کیونکہ آپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حکم و عدل مانتے ہیں۔ صفحہ ۱۶۵ کی عبارت میں آپ کو تمام امور پر غور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں آپ کے لئے خطرہ کا مقام ہے۔

محترمی! آپ کے یہ فقرہ لکھنے کی وجہ مجھے سمجھ میں نہیں آئی۔

"مولانا! یاد رکھیئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بالا تسلیم نہیں کیا جا سکتا"

یہ کہنے کی آپ کو ضرورت اسی وقت پیش آسکتی تھی اگر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بالا سمجھتا ہوتا مگر آپ جانتے ہیں کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کامل ظلی نبی مانتا ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو آپ کا غیر نبی خلیفہ تسلیم کرتا ہوں۔ پھر آپ کو یہ لکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ جب کہ کوئی بھی احمدی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بالا تسلیم نہیں کرتا۔

محترمی! آپ کا یہ فقرہ بھی عجیب ہے کہ :-

"حضرت مسیح موعود م ع حقیقۃ الوحی کے مصنف تھے کیا حضور کو حقیقتِ نبوت لکھنی نہیں آتی تھی جس پر آپ دماغ سوزی کر رہے ہیں مدعی سست گواہ چست والا معاملہ اور کس کو کہتے ہیں"

محترمی! آپ پر واضح ہو کہ حقیقۃ الوحی میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نبوت کی حقیقت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ پس حقیقۃ الوحی کے لکھا جانے کی ایک غرض یہ بھی تھی کہ آپ اپنی نبوت کی حقیقت بیان فرمائیں۔ میں نے اگر اس کی روشنی میں حقیقت نبوت کے موضوع پر تقریر کی ہے تو اس سے مدعی سست اور گواہ چست کی مثل مجھ پر کیسے صادق آسکتی ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں نبوت کی حقیقت نہ بیان کی ہوتی اور اپنے تئیں ظلی نبی قرار نہ دیا ہوتا اور اسے نبوت کی ایک قسم قرار نہ دیا ہوتا تو البتہ مجھ پر مدعی سست اور گواہ چست کی مثل صادق آسکتی تھی۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب حقیقۃ الوحی میں بھی آپ کو نبوت کا خطاب بتصریح ملنے کا ذکر موجود ہے۔ اور اس کتاب میں ساری امت محمدیہ میں سے اس وقت تک صرف آپ کو خدا تعالےٰ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی قرار دیا جانے کا ذکر ہے تو میرا اسی حقیقت کو بیان کرنا جرم کیسے ہوا۔ اگر حقیقۃ الوحی کے بعد جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کا "النبوۃ فی الاسلام" لکھنا مدعی سست اور گواہ چست کی مثال نہیں تو میرا حقیقت نبوت کے موضوع پر تقریر کرنا بھی کوئی جرم نہیں بلکہ النبوۃ فی الاسلام اور اس جیسی کتابوں میں بیان کردہ غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے ایسی تقریر از بس ضروری تھی۔

آخر میں آپ نے لکھا ہے :-

"اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ گو احمدیت سے میرا تعلق ۱۹۰۰ء سے چلا آتا ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے اہل قبلہ کی تکفیر کے مرض میں مبتلا نہیں کیا کاش آپ اپنے گرد و پیش پر نگاہ دوڑا کر عبرت حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالےٰ پر افتراء سنگین جرم ہے۔ اس کی سزا بڑی سخت ہوتی ہے۔" والسلام۔

اس کے متعلق عرض ہے کہ میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذہب پر ہوں جس طرح وہ اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے میں بھی اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتا جس طرح وہ اہل قبلہ کو کافر قسم دوم قرار دیتے ہیں جو خود وجوہ کفر پیدا کر لیں۔ اسی طرح میں بھی خود وجوہ کفر پیدا کر لینے والوں کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کی روشنی میں کافر قسم دوم ہی سمجھتا ہوں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان افتراء علی اللہ نہیں اور یقیناً افتراء علی اللہ نہیں تو میں بھی آپ کی تقلید میں افتراء علی اللہ کے سنگین جرم کا مرتکب نہیں۔ آپ کا اسے سنگین جرم سمجھنا مسیح موعود علیہ السلام کی تقلید نہیں جو حکم و عدل ہیں۔

ہاں میں آپ کے اس فقرہ کا مطلب نہیں سمجھ سکا کہ :-

"اپنے گرد و پیش پر نگاہ دوڑا کر عبرت حاصل کرنے والے ہوں"

میں نہیں سمجھ سکا کہ اس گرد و پیش سے آپ کی مراد کیا ہے جس سے مجھے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ میں نے کس بات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلاف ورزی کی ہے۔ کیا آپ نے کبھی اس بات میں بھی غور کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے"

(دافع البلاء صفحہ ۱۳ ادل)

جنوبی افریقہ میں تبلیغ اسلام

(از مکرم حنیف ابراہیم صاحب بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

ماہ رمضان کے شروع ہونے پر نماز تراویح کا انتظام کیا گیا۔ جو بلقاعدگی سے جاری رہی۔ مسٹر ہاشم ابراہیم پریذیڈنٹ جنوبی افریقہ مشن اور مسٹر حنیف ابراہیم سیکرٹری مشن تراویح کے بعد درس القرآن بھی دیتے رہے۔ حاضری عام طور پر اچھی رہی۔ تعطیل والے دن تو خاص طور پر حاضری بہت اچھی ہوتی رہی۔

۲۵ فروری کو عید الفطر منائی گئی۔ مسٹر ہاشم ابراہیم صاحب نے "حقیقی عید" کے موضوع پر خطبہ دیا۔ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود منایا گیا اور مسٹر حنیف ابراہیم صاحب نے دو مضامین پڑھے جن میں مصلح موعود کی پیشگوئی پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی۔

ویلنگٹن جو ایک چھوٹا سا شہر ہے یہاں ایک دوست مسٹر عبداللہ سے گفتگو ہوئی۔ اب وہاں مسٹر وائی پیرسن کو جماعت کے امور کو سرانجام دینے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ یہ شہر کیپ ٹاؤن سے قریباً ۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔

یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی کہ اس ماہ ۹ احباب نے بیعت کی جن میں مسٹر عباد ور اور مسٹر اور مسز عمر اور ان کا خاندان بھی شامل ہیں۔ مسٹر عباد ور نے ایک مضمون لکھا ہے کہ "میں نے احمدیت کیوں قبول کی؟" جو ہمارے رسالہ البشریٰ کے شمارہ مارچ میں شائع ہو رہا ہے۔

۱۵ فروری سے ہم نے اپنا چھوٹا سا رسالہ البشریٰ نئی طرز پر شروع کیا ہے اور آمدہ خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہت مقبول ہو رہا ہے۔

رسالہ العصر کی ۴۰۰ کاپیاں اور رسالہ البشریٰ کی ۲۰۰ کاپیاں تقسیم کی گئیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان مساعی کے بہتر نتائج مرتب فرما دے اور احمدی احباب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرما دے۔

ماہنامہ انصار اللہ کا ہر احمدی گھرانہ میں پہنچنا ضروری ہے

جناب مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی سے تحریر فرماتے ہیں :-

"ماہنامہ انصار اللہ کے مضامین معیاری اور روحانیت افزا ہوتے ہیں ترتیب بھی نہایت عمدہ ہوتی ہے نہ صرف ارکان انصار اللہ اس کے مضامین ترتیب اور عمدہ کتابت و طباعت پر اظہار خوشنودی کرتے ہیں بلکہ خدام بھی اس کو پڑھتے ہیں اور اس کی تعریف و توصیف کرتے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کی اشاعت ہمہ گیر ہو اور ہر احمدی گھرانہ میں اسے پہنچنا چاہیئے تاکہ اس کے مندرجات عالیہ سے زیادہ سے زیادہ احباب مستفیض ہو سکیں۔"

عہدیداران جماعت ماہنامہ انصار اللہ کو ہر احمدی گھرانہ تک پہنچانے کی کوشش فرمائیں۔ سالانہ چندہ چھ روپے ۶/-

(قائد اشاعت)

اعلان دار القضاء

مکرم میاں دین محمد صاحب آف کوئٹہ وغیرہم و مخترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ ورثاء مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم آف دار السلام افریقہ نے باہمی سمجھوتہ سے مرحوم کی امانتی رقم تقسیم کر لی تھی۔ لیکن ایک ہزار روپیہ باین غرض تقسیم نہ کیا گیا تھا۔ کہ اخراجات کلیم بابت اراضی متروکہ مرحوم کا ثبوت دینے پر مخترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم کو یا زمین سے دستبرداری کے بعد سب ورثاء کو دے دیا جائے گا مگر اس بارہ میں کافی کارروائی ہونے کے بعد میاں دین محمد صاحب وفات پا گئے اب مخترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ کی درخواست مطالبہ امانت ایک ہزار روپے کا فیصلہ مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۶۳ء بوقت ۸ بجے صبح دفتر دار القضاء میں کیا جائیگا۔ محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم و میاں دین محمد صاحب کے جملہ ورثاء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ تاریخ مذکور پر خود یا بذریعہ مختار مجاز پیروی کے لئے پہنچ جائیں۔ بعد میں کوئی عذر قبول نہیں ہوگا۔

(ناظم دار القضاء)

محمد یوسف صاحب آف زرگڑھی کے ارتداد کی حقیقت

چند دن ہوئے "کوہستان" میں ایک شخص محمد یوسف صاحب ساکن زرگڑھی کے ارتداد کی خبر چھپی تھی اس کے متعلق مکرم مولوی محمد حسین صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کی چٹھی موصول ہوئی ہے کہ تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ اس شخص نے کبھی بیعت نہیں کی تھی۔ اور نہ ہی اس نے کبھی چندہ دیا۔ گذشتہ سال اس نے نماز عید احمدیوں کے ساتھ پڑھی تھی۔ اور اس سال غیر احمدیوں کے ساتھ پڑھ لی۔ جس پر ایک مخالف نے اس کے متعلق چھپوا دیا۔ کہ وہ احمدیت سے منحرف ہو گیا ہے۔ انہیں دنوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے زرگڑھی کے ایک معزز مہاجر چوہدری فرزند علی صاحب بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو گئے ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اعلان نکاح

میری بچی عزیزہ جمیلہ بیگم کا نکاح ہمراہ شوکت محمود صاحب ولد عبد الستار صاحب بٹ آف بڈھیلی ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ اکیس سو روپیہ حق مہر پر مورخہ ۶ مولوی محمد عبد اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نارووال نے لاہور میں پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ رشتہ فریقین کے لئے باعث رحمت ہو۔

(مجید احمد احمدی گورنمنٹ مینٹل ہسپتال لاہور)

تبدیلی تاریخ امتحان کتاب لیکچر لاہور

شعبہ تعلیم لجنہ مرکزیہ کے زیر انتظام کتاب لیکچر لاہور کا امتحان ۱۹ مئی بروز اتوار ہوگا۔ عہدہ داران لجنہ اماء اللہ سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ممبرات میں تحریک کر کے امتحان دینے والی بہنوں کی فہرست بھجوائیں امتحان کی تاریخ میں تبدیلی اس وجہ سے کی گئی ہے کہ امتحان میں گیارھویں اور بارھویں کلاس کی طالبات بھی شامل ہوں۔ (اعلان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱- میری اہلیہ بیمار ہے۔ جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے (محمد شفیع از کوئٹہ)

۲- خاکسار کا تبادلہ پشاور سے تبدیل ہو کر لاہور ہو رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ یہ تبادلہ ہر لحاظ سے مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ میرا حافظ و ناصر ہو۔ (محمد سلیمان خان)

۳- میرے والد محترم ڈاکٹر فضل حق صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لالیاں تقریباً ایک ہفتہ سے سخت بیمار ہیں اب طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد محترم کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (سیف الحق منظفر دار الرحمت شرقی ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۱) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۲) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔ (اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۶۷۲۲۔ میں نصیرہ بیگم زوجہ مستری احمد الدین صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گگو ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۶-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر یکصد روپیہ زیور طلائی کانٹے ایک جوڑی وزن ایک تولہ مالیتی مبلغ یکصد روپیہ کل میزان ۲۰۰ روپے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ۔ نصیرہ بیگم زوجہ احمد الدین ساکن گگو ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری۔ گواہ شد۔ مستری احمد الدین خاوند موصیہ منڈی گگو۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم کارکن دفتر وصیت ربوہ

مسل نمبر ۱۶۷۲۳۔ میں امۃ الباسط شیدا زوجہ میاں بشیر احمد صاحب شیدا قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ناگریاں ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے

دو عدد انگوٹھی طلائی وزنی ۶ ماشہ قیمت ۳۲۸, ۱ ریال

ایک جوڑی طلائی وزنی نو ماشہ " ۱,۸۸۸ "

ایک عدد نکلس طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ " ۳,۶۰۰ "

گھڑی ایک عدد قیمت ۱,۱۷۰ سلائی کی مشین ۶,۰۰۰ "

حق مہر ۸,۰۰۰ ریال۔ میزان = ۲۲,۳۸۶ "

میں مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا حق مہر مبلغ ۸,۰۰۰ ریال ہے جو میرے خاوند کی طرف سے مجھے ادا ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند سے مبلغ ۱۰۰ ریال ماہوار بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں جس کا ۱/۱۰ حصہ میں تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ اگر میری آمد میں کمی بیشی ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی اور جائداد اس کے بعد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم اس جائداد کی قیمت کے ۱/۱۰ پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں جمع کراؤں تو ایسی رقم حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

الامتہ۔ امۃ الباسط شیدا تہران (ایران) گواہ شد۔ محمد افضل صابر احمدی وصیت نمبر ۹۵۵۵م، شرکت گرمی سیکزی محلہ دوشندوہ پستی شمارہ ۸۷۰ تہران۔ ایران گواہ شد۔ میاں بشیر احمد شیدا احمدی خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۴۸۱۲ ایران تہران

مسل نمبر ۱۶۷۳۶۔ میں فضل بی بی زوجہ محمد فرید احمد قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ڈسکہ کلاں ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۲-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر ۳۰ روپے۔ زیور طلائی کانٹے ایک جوڑی وزن اتولہ جس کی قیمت ۱۳۸ روپے ہے۔ کل میزان مع مہر ۱۷۰ روپے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم اور ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے۔ اگر میں اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن مجھے اپنے خاوند کی طرف سے جیب خرچ کے طور پر دس روپے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی اس آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ الامتہ فضل بی بی۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصیت۔

گواہ شد۔ بشیر احمد ولد مولوی اللہ دتا صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈسکہ

مسل نمبر ۱۶۷۷۴ میں ذاکرہ سلطانہ زوجہ میاں محمد احمد صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
الف حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو میرے خاوند کے ذمے واجب الادا ہے۔ ب۔ سونے کے بندے ایک جوڑی۔ جن کا وزن ایک تولہ پانچ ماشے ایک رتی ہے۔ اور ان کی مالیت ایک سو چوہتر روپے پچھتر پیسے (۷۵-۱۷۴) مندرجہ بالا جائداد (بمعہ حق مہر جس کی کل قیمت ایک ہزار ایک سو چوہتر روپے پچھتر پیسے (۷۵-۱۱۷۴) ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ۳۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ ذاکرہ سلطانہ
۵/۶۲۸ کرتار پورا
گواہ شد محمود احمد ۶۲۸/۵ مقبول پورہ راولپنڈی
گواہ شد رحیم بخش قاضی جماعت احمدیہ مری روڈ راولپنڈی

مسل نمبر ۱۶۷۷۹ ـ میں رضیہ بیگم زوجہ محمود احمد وکیل قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ڈسکہ کوٹ ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۳/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
مہر ایک ہزار روپیہ ۱۰۰۰/ بذمہ خاوند واجب الادا ہے
نمبر ۲۔ زیور طلائی گلوبند وزن ۹ تولے ۳ ماشے مالیتی ۱۰۰۰ــ۴۵۰
نمبر ۳۔ نقد و رنگ و منددیاں ۳ - ۲ // ۵ ــ ۲۷۰
نمبر ایک جوڑی کانٹے ۵ - ۱ // ۰ ــ ۱۲۰
کل میزان معہ حق مہر زیور ایک ہزار آٹھ صد چالیس روپے ۱۸۴۰ جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔
راقم الحروف بشیر احمد صراف سیکرٹری مال ڈسکہ
الامۃ رضیہ بیگم زوجہ محمود احمد وکیل ڈسکہ صدر لجنہ اماء اللہ
گواہ شد سید ولائت ولد سید رمضان شاہ صاحب قائم مقام انسپکٹر وصایا ربوہ
گواہ شد بشیر احمد صراف ولد میاں اللہ دتہ صاحب قوم راجپوت قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈسکہ

مسل نمبر ۱۶۷۹۲ میں غلام نبی ولد میاں علی محمد صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ زمیندارہ عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن چک ۹۵/T.D.A ڈاک خانہ کرور ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۱/۱۲/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میرا گزارہ جائداد کی آمد پر ہے۔ اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی نہری رقبہ ۱۵ ایکڑ واقع چک ۹۵/T.D.A تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ ہے جس کی قیمت بازاری ریٹ کے مطابق مبلغ پندرہ ہزار روپیہ ہے ایک احاطہ دو کنال بمعہ مکان پختہ و خام جس کی قیمت ایک ہزار روپیہ جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
الراقم سید ولائت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ
گواہ شد محمد شریف سیکرٹری مال شریف احمد ولد محمد ابراہیم چک ۲۷۶ ڈاک خانہ کرور تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ۔
العبد۔ غلام نبی ولد علی محمد قوم مغل سکنہ چک نمبر ۹۰/T.D.A ضلع مظفر گڑھ۔ گواہ شد۔ نور محمد والد غلام نبی چک نمبر ۹۰ ٹی۔ ڈی۔ اے ضلع مظفر گڑھ

مسل نمبر ۱۶۷۹۹ ـ میں مولوی فتح الدین ولد چوہدری وزیر احمد صاحب قوم گوجر پیشہ کاشتکاری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۶ء ساکن چک ۳۶۳/ای۔بی ڈاک خانہ گگو ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ فروری سنہ ۱۹۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے۔ اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے تین ایکڑ اراضی نہری واقع چک ۳۶۳/E-B جن کی ملکیت آٹھ صد رچالیس روپے فی ایکڑ کل رقم ۲۵۲۰/ روپے نیز خاکسار سوا ایکڑ اراضی نہری کا مزارعہ ہے اس کے متعلق جو بھی گورنمنٹ فیصلہ صادر کرے گی اس فیصلہ سے مرکز کو مطلع کر دیا جائے گا فی الحال اس کی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی اور ذاتی ملکیت اراضی جو کہ تین ایکڑ ہے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد فتح الدین بقلم خود۔ گواہ شد محمد الدین پریذیڈنٹ جماعت ۳۶۳/E-B ڈاک خانہ گگو ضلع منٹگمری۔ گواہ شد غلام رسول شاکر انسپکٹر بیت المال ربوہ

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• واشنگٹن ۱۰ اپریل صدر کینیڈی کے پالیسی ساز مشیر خاص مسٹر والٹ روسٹو نے برصغیر کے دورہ کے دوران صدر ایوب اور پنڈت نہرو سے بات چیت کے بعد واشنگٹن واپس پہنچ کر تصفیہ کشمیر کے لئے ریاست کی تقسیم کی تجویز پیش کی ہے اس تجویز میں کہا گیا ہے کہ وادیٔ کشمیر کا سری نگر سمیت بڑا حصہ بھارت کے حوالے کر دیا جائے اس تجویز کے تحت پاکستان کو وادی کا صرف شمال مغربی سرا ملے گا اس تجویز میں مزید کہا گیا ہے کہ پاکستان کو وادی کے اس چھوٹے سے ٹکڑے کو ترقی دینے کے لئے معتد بہ مالی امداد دی جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ اگر پاکستان اور بھارت میں مسئلہ کشمیر پر کراچی میں مذاکرات کا کوئی مفید نتیجہ نہ نکلا تو پھر امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک (جو سیٹو کے اجلاس میں شرکت کے لئے کراچی آئیں گے اور پھر نئی دہلی جائیں گے) دونوں حکومتوں کو باقاعدہ طور پر نئی امریکی تجویز پیش کریں گے۔

• راولپنڈی ۱۰ اپریل امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک جو مئی کے پہلے ہفتے میں پاکستان کا دورہ کریں گے ۲ مئی کو صدر ایوب سے ملاقات کریں گے خیال ہے کہ مسٹر ڈین رسک وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور دوسرے سرکاری لیڈروں سے الگ الگ ملاقاتیں بھی کریں گے مسٹر ڈین رسک کے دورہ کے تفصیلی پروگرام کے عنقریب اعلان کی توقع ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر رسک پہلے پاکستان کا دورہ کریں گے قبل ازیں یہ بتایا گیا تھا کہ آپ پہلے نئی دہلی جائیں گے۔

• واشنگٹن ۱۰ اپریل امریکی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ بھارت کو آئندہ فوجی امداد کے لئے آخری سفارشات تیار کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ بھارت نے پاکستان سے تنازعہ کشمیر کا تصفیہ کرنے کے سلسلہ میں کیا کوششیں کی ہیں وزیر دفاع ایوان نمائندگان کی امور خارجہ کمیٹی کے اجلاس میں سوالات کی بھرمار کا جواب دے رہے تھے کمیٹی کے اجلاس میں کئی ارکان نے کہا کہ جب تک کشمیر کا مسئلہ حل نہ ہو جائے بھارت کو فوجی امداد دینا کوئی عقلمندی کا نہیں ہے امور خارجہ کمیٹی نے ساڑھے چار ارب ڈالر کی غیر ملکی امداد دینے پر نکتہ چینی کی انہوں نے کہا کہ بھارت نے اپنی فوجوں کی تعداد میں زبردست اضافہ کر دیا ہے اور اس نے اپنی اسی فیصد فوجیں چین کے مقابلہ میں کھڑی کرنے کے بجائے پاکستان کی سرحدوں پر متعین کر رکھی ہیں۔

• راولپنڈی ۱۰ اپریل صدر حکومت آزاد کشمیر مسٹر کے ایچ خورشید نے کل صدر ایوب سے ملاقات کی۔ ایک گھنٹہ کی اس ملاقات میں بھارت سے کشمیر کے مسئلہ پر وزارتی بات چیت، سیلاب سے متاثر ہونے والوں کی آباد کاری اور آزاد کشمیر میں رفتار ترقی سے متعلقہ معاملات زیر غور آئے۔

• ڈھاکہ ۱۰ اپریل مشرقی پاکستان انجینئرنگ و ٹیکنالوجی یونیورسٹی ۷ مئی تک کے لئے بند کر دی گئی ہے کیونکہ یونیورسٹی کے علاقہ میں چیچک کی وبا پھیل گئی ہے اتوار کے روز یونیورسٹی میں دوسرے سال کا طالب علم محفوظ الرشید چیچک کا شکار ہو کر چل بسا جس کے بعد یونیورسٹی میں طلبہ کی حاضری میں نمایاں کمی ہو گئی۔

• نئی دہلی ۱۰ اپریل وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل یہاں لوک سبھا کو بتایا کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک مئی کے پہلے ہفتے کے دوران جب دہلی کا دورہ کریں گے تو ان کے اور بھارتی حکومت کے درمیان امریکہ اور بھارت کے باہمی مفاد کے امور پر تبادلہ خیالات ہوگا۔ پنڈت نہرو نے ایوان کو بتایا کہ جب ابھی معلوم ہوا کہ امریکی وزیر خارجہ کراچی جائیں گے اور ممکن ہے دہلی سے گزریں تو بھارتی حکومت نے انہیں دورہ کی دعوت دی مسٹر ڈین رسک کراچی میں سیٹو کے اجلاس میں شرکت کے بعد ۲ مئی کو نئی دہلی پہنچیں گے اور دو روز تک قیام کریں گے۔

• ڈھاکہ ۱۰ اپریل وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے اعزاز میں کل نیشنل کونسل آف لیبر نے دعوت دی مسٹر بھٹو نے اپنی تقریر میں کہا کہ دنیا میں امن کی خاطر بھارت اور پاکستان میں توازن اقتدار قائم رکھنا ضروری ہے آپ نے کہا کہ مغربی طاقتوں نے بھارت کو وسیع پیمانہ پر اسلحہ مہیا کرنے کا جو سلسلہ جاری کر رکھا ہے اس سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات اور کشیدہ ہو جائیں گے جس سے نہ صرف اس علاقہ بلکہ ساری دنیا کا امن خطرہ میں پڑ جائے گا مسٹر بھٹو نے کہا کہ پاکستان نے کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کی پوری کوشش کی لیکن بھارت نے اس کوشش کو کامیاب نہ ہونے دیا پاک چین سرحدی معاہدہ کے سلسلہ میں مسٹر بھٹو نے افسوس ظاہر کیا کہ بعض طاقتوں نے پاکستان کے دوستوں کو گمراہ کرنے کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔

• لندن ۱۰ اپریل روزنامہ "ڈیلی میل" نے قاہرہ سے موصولہ ایک پیغام شائع کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ روس صدر ناصر کی درخواست پر مصر میں فوجی لحاظ سے اہم مقامات پر میزائل اڈے تعمیر کر رہا ہے جن میں زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل موجود ہیں۔

• جکارتا ۱۰ اپریل ایشیا اور افریقہ کے صحافیوں کی ایک کانفرنس ۲۴ اپریل کو جکارتا میں شروع ہو رہی ہے یوگوسلاوی خبر رساں ایجنسی "تنجوگ" نے اس کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا ہے کہ کانفرنس میں بیالیس ملکوں کے صحافیوں کی تنظیموں کے نمائندے شرکت کریں گے۔

• سیول (جنوبی کوریا) ۱۰ اپریل ایک سرکاری ترجمان نے کل یہاں بتایا کہ جنوبی کوریا کی حکمران فوجی ٹولی کے سربراہ جنرل چنگ ہی پارک نے اس سوال پر استصواب آئندہ دسمبر تک ملتوی کر دیا ہے کہ آیا ملک میں فوجی حکومت مزید چار برس تک جاری رہے یا نہ رہے گزشتہ ماہ فوجی افسروں کے ایک گروپ نے مطالبہ کیا تھا کہ ملک کی باگ ڈور آئندہ اگست میں سیاستدانوں کے حوالہ کرنے کے بجائے فوجی حکومت برقرار رکھی جائے۔ جنرل چنگ نے فوجی افسروں کے اس مطالبہ کے بعد ملک میں اس سوال پر استصواب کی تجویز پیش کی تھی۔

• لاہور ۱۰ اپریل مغربی پاکستان اسمبلی نے کل قانون فوجداری (ترمیمی) بل مصدرہ ۱۹۶۳ء کو سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک کثرت رائے سے مسترد کر دی۔ اس مسودہ قانون کے عام اصولوں پر بحث جاری تھی کہ وقت ختم ہونے کی وجہ سے کارروائی آج صبح تک کے لئے ملتوی کر دی گئی۔ حزب مخالف کے ارکان نے کل پھر اس مسودہ قانون کی سخت مخالفت کی اور اسے اسلام و قانون سازی کے اصولوں کے منافی قرار دیا۔

• لاہور ۱۰ اپریل۔ مغربی پاکستان اسمبلی کا اجلاس قانون فوجداری (ترمیمی) بل کی منظوری کے بعد قریباً بیس روز کے لئے ملتوی ہو جائے گا عید الاضحی کے بعد اسمبلی کا اجلاس دوبارہ شروع ہوگا اور مئی کے آخر تک جاری رہے گا۔ پھر دس بارہ روز کے وقفہ کے بعد بجٹ سیشن شروع ہو جائے گا۔

• ڈھاکہ ۱۰ اپریل۔ قومی اقتصادی کونسل کی مجلس عاملہ نے کل یہاں اکتیس کروڑ روپے کی سکیموں کی منظوری دی مشرقی پاکستان کے لئے ۷ کروڑ اور مغربی پاکستان کے لئے ۲۴ کروڑ روپے کی سکیموں کی منظوری دی گئی ہے ان میں چاٹگام میں لوہے اور فولاد کے کارخانہ کی تعمیر اور مشرقی پاکستان میں ہیلی کوپٹر سروس شروع کرنے کی سکیم بھی شامل ہے مجلس عاملہ کا اجلاس کل یہاں مرکزی وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب کی صدارت میں ہوا جس میں گورنر مشرقی پاکستان جناب عبد المنعم خاں گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں مرکزی وزیر تجارت جناب وحید الزمان منصوبہ بندی کمیشن کے نائب صدر جناب سعید حسن اور مشرقی پاکستان کے وزیر خزانہ جناب حفیظ الرحمان نے شرکت کی۔

• اسٹاک ہام ۱۰ اپریل۔ حکومت سویڈن نے پاکستان کو تین ہزار ٹن کاغذ کا جو تحفہ دیا ہے وہ کراچی روانہ کر دیا گیا ہے روانگی سے قبل ایک تقریب میں کاغذ کو سرکاری طور پر اسٹاک ہام میں پاکستان کے ناظم الامور جناب مصطفےٰ کمال کے حوالے کیا گیا

• کراچی ۱۰ اپریل۔ پاکستان میں فلپس الیکٹرک کمپنی کے مینیجنگ ڈائریکٹر مسٹر ایم۔ ڈی ہوتیر نے کل یہاں کہا کہ پاکستان کے لئے ٹیلیویژن ناگزیر ہے کیونکہ اس کی مدد سے ملک کے متعدد مسائل حل کئے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے روٹری کلب کے ظہرانہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ٹیلیویژن کی مدد سے ناخواندگی دور کی جا سکتی ہے

• واشنگٹن ۱۰ اپریل۔ ایوریل ہیری مین نے پیر کے دن امریکہ کے نائب وزیر خارجہ برائے سیاسی امور کا عہدہ سنبھال لیا۔ وہ اس سے پہلے نائب وزیر خارجہ برائے امور مشرق بعید و جنوب مشرقی ایشیا کے عہدہ پر فائز تھے۔ ایوریل ہیری مین نے عہدہ کا حلف لینے کی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں آزادی کی طاقت روز بروز مضبوط ہو رہی ہے۔ اور آزادی کے مخالف کمزور ہو گئے ہیں۔

• ریسیفا برازیل ۱۰ اپریل، فرانس کے معزول سابق وزیر اعظم جارج بیدا آج یہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ میں ابھی اس بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا کہ برازیل میں کتنا عرصہ قیام کروں گا۔ جارج بیدا جو کئی ماہ سے روپوش تھے چند ہفتے قبل اچانک مغربی جرمنی پہنچ گئے تھے۔ جرمنی کی حکومت نے انہیں پناہ دینے سے انکار کر دیا۔

• بلغراد ۱۰ اپریل۔ یوگوسلاویہ کے نئے آئین کے تحت صدر مارشل ٹیٹو کو تاحیات صدر رہنے کا اعزاز دیا گیا ہے اس آئین کے تحت مملکت کا نام سوشلسٹ فیڈرل ری پبلک ہوگا اور قومی پرچم بھی نیا ہوگا۔ قومی پارلیمنٹ کے دو کی بجائے اب پانچ ایوان ہوں گے جن میں وفاقی ایوان، ایوان اقتصادیات، ایوان تعلیم و ثقافت، ایوان سماجی بہبود و صحت اور ایوان سیاسی نظم و نسق شامل ہوں گے۔ ہر ایوان نمائندے بلدیاتی اداروں کی اسمبلی منتخب کرے گی۔ لیکن وفاقی ایوان کے ارکان کا انتخاب حلقہ نیابت کے ووٹ دہندگان کریں گے۔ صدر سربراہ حکومت کی بجائے سربراہ مملکت کے طور پر کام کریں گے۔ صدر کا انتخاب چار سال کے لئے ہوگا۔ اور وہ ضمنی انتخاب میں بھی حصہ لے سکیں گے۔ لیکن اس قانون کا اطلاق مسٹر ٹیٹو پر نہیں ہوگا۔ کیونکہ نئے آئین کے تحت وہ تا العمر صدر رہیں گے۔

• ماسکو ۱۰ اپریل۔ روس کے خلائی ہوا باز ٹیٹاف کو میجر سے ترقی دے کر لفٹیننٹ کرنل بنا دیا گیا ہے۔ روس کے محکمہ ہوا بازی کے افسروں نے اس ترقی کی تصدیق کر دی ہے۔

• ماسکو ۱۰ اپریل۔ ماسکو کے دو شہریوں کو جن میں ایک مشہور روسی ڈاکٹر کا صاحبزادہ ہے ۲۷ لڑکیوں پر مجرمانہ حملہ کرنے کے الزام میں سزائے موت کا حکم دیا گیا ہے اور انہیں عدالت کے فیصلہ کے مطابق گولی مار دی جائے گی۔

• ماسکو ۹ اپریل۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس کے مطابق روس میں اکیس ہزار افراد ایسے موجود ہیں جن کی عمر سو سال سے زیادہ ہے۔ یہ اعداد و شمار روس کے وزیر صحت ڈاکٹر سرگئی کوراشوف کی رپورٹ میں دئے گئے ہیں۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں اس کی وجہ بتاتے ہوئے کہا ہے کہ روس میں ساڑھے چار لاکھ ڈاکٹر ہیں۔ یہ تعداد سارے یورپ کے ڈاکٹروں کی مجموعی تعداد کے نصف سے زائد ہے اور دنیا کے ڈاکٹروں کی تعداد کا ایک تہائی ہے۔

"احمدی نوجوانوں کے کارنامے"

مندرجہ بالا موضوع پر مجلس "انصار سلطان القلم" خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مقالہ نویسی کا ایک انعامی مقابلہ ہو رہا ہے

مجلس ربوہ کے خدام بڑھ چڑھ کر اس مقابلہ میں شریک ہوں اس کے لئے علاوہ اخبارات و دیگر لٹریچر کے مبلغین کرام سے بھی مفید معلومات لی جا سکتی ہیں۔

جملہ مقالہ جات فل سکیپ کاغذ کم از کم چار صفحات پر مشتمل براہ راست یا زعیم حلقہ کی معرفت ۱۰ جون ۱۹۶۳ء تک مہتمم صاحب مقامی کے پاس پہنچ جانے ضروری ہیں۔

محمد اعظم اکسیر
سکرٹری "انصار سلطان القلم" ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کے خالو مکرم چوہدری شہباز خان صاحب چک نمبر ۱۶۸ مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولپور اولاد نرینہ سے محروم ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے محترم چوہدری صاحب موصوف کو ایسی اولاد نرینہ عطا فرمائے جو عمر پانے والی اور نیک صالح اور خادم دین ہو۔ آمین۔

(بشارت احمد للانی۔ ٹی۔ آئی کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵